کتاب نما

مترادفات القرآن: از: مولانا عبدالرحمٰن کیلانی۔ ملنے کے پتے: (۱) مکتبہ السلام' وَن پورہ' سٹریٹ نمبر ۲۰' لاہور۔ (۲) ادارہ مرآۃ القرآن والحدیث' ۲ شیش محل روڈ' لاہور۔ صفحات ۱۰۰۸' قیمت ۲۵۰ روپے۔

قرآن کے متعلق علوم کے مختلف دائروں میں قرونِ اولیٰ سے لے کر اب تک کام ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ کچھ علوم تو خود قرآن ہی کے ساتھ ظہور پذیر ہوئے۔ ہمارے اسلاف نے تفسیری' لغوی' حرفی و نحوی لحاظ سے بھی' قواعد و فصاحت و بلاغت کے قرآنی معیارات کے متعلق بھی' معانی و مطالب کی تصریف و تکرار کے پہلو سے بھی' اور ترتیب و نظم کے بارہ میں بھی' نیز قرآن کے احکام اور ان کو احادیث کی توضیحات کے ساتھ پیش کرنے کے لحاظ سے بھی ایسی گراں بہا خدمات امت کے لیے اپنے علمی ترکے میں چھوڑی ہیں کہ دور حاضر کا معزز لفظ "تحقیق" شرمسار ہو کر رہ جاتا ہے۔ پھر اخلاف کو بھی تا ایں دم اللہ نے قرآن کی علمی خدمات کے لیے بڑی توفیق دی ہے۔ "مترادفات القرآن مع فروق اللغویہ" اس سلسلے کی تازہ ترین کتاب ہے' جو مسرت کے ساتھ ساتھ تحیر تک لے جاتی ہے۔ اس دورِ فتنہ والحاد میں' اس زمانہ فرنگ پرستی میں اللہ کا ایک فقیر منش بندہ ایک لمبے عرصے میں متذکرہ موضوع کے راستے پر خاموشی سے چلتا ہوا بہت سے موتی سمیٹ کے لایا ہے اور اب وہ ان موتیوں کو قدر شناسوں پر نچھاور کرکے خراجِ تحسین اور دعائے رحمت رب حاصل کر رہا ہے۔

یوں تو عمومی حد تک یہ مسئلہ ہر زبان میں پایا جاتا ہے کہ اس کے ہم معنی الفاظ (جو درحقیقت قریب المعنی ہوتے ہیں) کیا کیا ہیں' اور وہ بلحاظ معانی کیا فروق رکھتے ہیں۔ بعض اوقات یہ فرق بہت ہی لطیف اور عمیق نوعیت کا ہوتا ہے' لیکن عربی زبان اور خصوصاً قرآن کی استعمال کردہ عربی زبان میں جو بے شمار ہم معنی (قریب المعنی) الفاظ وارد ہوئے ہیں' ان کے متعلق یہ سوال بڑا اہم ہے کہ ان میں وجہ یکسانی اور وجہ تفاوت کیا ہے؟ کیونکہ قرآن کے صحیح ترجمہ و تفسیر

کے لیے یہ جاننا لازم ہے۔ ایسی چند کتابیں عربی زبان میں تھیں' مگر ان سے پورا مدعا حاصل نہیں ہوتا تھا۔ آخر اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک پاکستانی صاحب علم و ایمان نے اس موضوع پر نہایت جامع اور مفید تحقیقی کتاب کا تمغا اردو زبان کے سینے پر سجا دیا ہے۔ پیش لفظ پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ کیلانی صاحب نے اپنا سفر تجسس و تفکر کس طرح کیا ہے' نیز کتاب کے مندرجات کو سمجھنے کے لیے بہت اچھی کلیدی باتیں لکھی ہیں۔ بعض مترادف الفاظ' قرآن کریم میں بہ تعداد کثیر استعمال ہوئے ہیں' مثلاً: گرنا' گرانا کے لیے ۱۹ الفاظ' سامان کے لیے ۱۵ الفاظ' کم کرنا کے لیے ۱۳' ہلاک کرنے کے لیے ۱۳' کنارہ کے لیے ۱۳' زمین اور اس اقسام کے لیے ۲۱ــــ کئی مزید مثالیں ہیں۔

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی نے قرآن کے انداز میں اضداد کے استعمال سے بھی استفادہ کیا ہے۔ یہ مضمون کچھ عرصہ میرے ذہن میں بھی رہا کہ قرآن نے شروع سے آخر تک تقابلی اندازِ بیان اختیار کیا ہے۔ نظریات' کرداروں' اصولوں' اعمال اور نتائجِ اعمال' قوموں اور گروہوں' جنگوں اور مظالم' احوال اور مناظر' خیر اور شر کے سلسلے میں اچھے اور برے نمونوں کو آمنے سامنے لا کر وہ اہلِ بصیرت کے سامنے متضاد امور بیان کرتا ہے' اور بالعموم دونوں طرف تقابلی انداز سے الفاظ ملا کر دو طرفہ فروق کو واضح کرتا ہے۔ مولانا کیلانی نے قرآن میں اضدادی الفاظ کے استعمالات سے خوب فائدہ اٹھایا ہے۔ کتاب کا مرکزی خزانہ ۲ فہرستیں ہیں۔ ایک فہرست میں اردو عنوانات' بہ ترتیب حروفِ تہجی جمع کر کے ہر عنوان کے ساتھ قرآن میں مستعمل مترادف الفاظ کا ذکر ہے۔ اس میں ۷۳۷ عنوانات ہیں' جن کے تحت ۳۱۰۰ عربی مادے زیر بحث آئے ہیں۔ دوسری فہرست میں قرآن کے استعمال کردہ عربی زبان کے الفاظ اور مادوں کو حروف تہجی کی ترتیب سے مرتب کیا گیا ہے۔ اس میں واضح کیا گیا ہے کہ فلاں مادہ کون کون سے اردو عنوان کے تحت یا کسی ضمیمے میں درج ہے۔ جن الفاظ کا کوئی مترادف استعمال نہیں کیا گیا' ان کو بھی ہم نے سورۃ' آیت کا نمبر دے کر درج کر دیا ہے۔

مولف نے سچ کہا ہے کہ یہ کتاب قرآنِ کریم کی ایک مختصر اور جامع ڈکشنری کا کام دے سکتی ہے۔ فہرست اوّل میں سے دو مثالیں:

اوڑھنا (نمبر شمار ۴۵): استغشی' ادثر' ازمل۔

اونٹ: ابل' بعیر' جمل' ھیم' رکاب' ناقتہ' ضامر' عشار' بدن' بحیرہ' وصیلہ' سائبہ' حام۔

"م" کے تحت ملانا : خلط' الحق' وصل' الف' لبس' رکب' ضم' مشج' مزج' مرج' شاب' ضغث۔

دوسری فہرست سے ایک مثال:

پہلے ہی حرف عنوان "آ" کے نیچے عربی کے مادے اور محاورے۔

آباد ہونا' بسنا' رہنا' کے لیے عربی الفاظ سکن' تبوا' ثوی' بدا' حضر' خلد' عاشو' غنی۔

اب آگے ان میں سے ان بنیادی الفاظ اور ان کے مشتقات (خصوصاً استعمالات) کی تشریح درج ہے۔ اور جن آیات میں کسی لفظ یا اس کے مشتق کا استعمال کیا گیا ہے' وہ آیت مع حوالہ لکھی گئی ہے۔

آخر میں "ماحصل" کے عنوان سے تمام متذکرہ الفاظ کا' ان کے استعمالات کی روشنی میں' وہ مخصوص مفہوم لکھا گیا ہے جو ایک دوسرے کے فرق و امتیاز کو واضح کرتا ہے۔

یہ باب ص ٦٧ سے ۳۰۴ تک چلتا ہے۔

پھر چند بہت مفید ضمیمے ہیں۔ ضمیمہ نمبر۱ میں تمام اسمائے معرفہ (انبیا و رسل' رجال' اماکن اور اسمائے اعداد اور اسمائے ضمیر و اسمائے اشارہ بھی) شامل ہیں۔ علاوہ ازیں عبادات اور شرعی اصطلاحات کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ ضمیمہ نمبر ۲ میں اسمائے نکرہ (متنوع عنوانات کے تحت جانوروں' پرندوں' نباتات' اجزائے بدن' ہتھیار' برتن' کپڑے وغیرہ کے عربی الفاظ) بھی اردو تشریح کے ساتھ مندرج ہیں۔ ضمیمہ نمبر ۳ لغت اضداد پر مشتمل ہے۔ ایک دوسرے سے تضاد رکھنے والے الفاظ سے بھی ان کا مفہوم زیادہ آسانی سے سمجھ میں آتا ہے۔ ضمیمہ نمبر ۴ میں ایک بہت اہم ضرورت' اردو دان سرسری عربی شناسوں کے لیے اور عربی زبان کے طلبہ کے لیے پوری کر دی گئی ہے' یعنی ماضی یا مضارع میں حرف عین میں حرکت کی تبدیلی سے معانی میں جو فرق پڑ جاتا ہے اسے نمایاں کیا گیا ہے۔ ضمیمہ نمبر۵ میں بعض متفرقات کا تذکرہ ہے۔ اگلے ضمیموں میں الفاظ کے اضداد' غلط العام اور خاص الفاظ پر گفتگو کی گئی ہے۔

ایک فقیر آدمی بیس پچیس برس ایک مبارک مقصد کے لیے پختہ عزم اور صبر و ثبات کے ساتھ چلتا رہا اور آج ایک گراں بہا حاصل سفر' اہل ذوق کے سامنے پیش کر رہا ہے۔ مولانا عبدالرحمٰن کیلانی نے اور بھی متعدد دینی کتابیں لکھی ہیں' لیکن ان کے اس تازہ کارنامے نے تو گویا ان کتابوں ہی کو نہیں' اپنے دور کے لکھنے والوں کے ہجوم کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اللہ ان کی محنت قبول فرمائے اور ان کی کتاب کے قدردان پیدا کرے۔

(نعیم صدیقی)